Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

(۲۴)

الفضل

قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۰ | ۶ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۲۳ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۶ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۴- ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اسہال کی تکلیف اب کم ہے۔ حرارت میں بھی نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور سر اور پیٹ درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر جو ایک ماہ کی رخصت پر رامپور گئے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

خطبہ جمعہ

احمدی نوجوانوں کو نصیحت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے آج زیادہ بول نہیں سکتا۔ صرف اختصاراً جماعت کے دوستوں کو عام طور پر اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر

ایمان لانے والوں کے دو نام

رکھے گئے ہیں۔ ایک مومن اور ایک مسلم۔ مسلم نام قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے اس امت کا رکھا گیا ہے۔ اور مومن بھی ایک تاریخی نام ہے۔ جو ہر اُس جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی لائی ہوئی صداقتوں پر ایمان لاتی ہو۔ اگر

ہمارے نوجوان

صرف ان ناموں کو ہی اپنے سامنے رکھیں تو اُن کی زندگیوں کی کایا پلٹ سکتی ہے

مُسلم کے معنے

ہیں فرمانبردار۔ اور مسلم کے معنے ہیں تکالیف سے نجات دینے والا یعنے جنگ وفساد کو دُور کرنے والا۔ جو شخص دُنیا میں سلامتی پیدا کرتا ہے۔ اور سلامتی کی باتوں پر عمل کرتا اور سلامتی کا ہی لوگوں کو وعظ کرتا ہے۔ وُہ مسلم ہے۔ اسی طرح جو شخص فرمانبرداری اور اطاعت کی رُوح اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ وُہ مسلم ہے۔ پہلا تعلق انسان کا اللہ تعالےٰ کی ذات سے ہوتا ہے۔ پس وُہ شخص جو اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے۔

وُہ مسلم ہوتا ہے۔

کیونکہ وُہ خدا تعالےٰ کے احکام کے آگے اپنے آپ کو کلیتہً ڈال دیتا ہے۔ اور یہی اسلام کی توضیح اور اُس کی صحیح تشریح ہے دُوسرا تعلق انسان کا اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو فتنوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ شرارتوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ بد دیانتیوں۔ خیانتوں اور ظلموں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ جھوٹ۔ فریب دغا۔ کپٹ۔ بُغض اور کینہ سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے وُہ بھی مسلم ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی جان کو سلامتی عطا کی۔ اور وُہ مسلم ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت میں یہ کام کیا۔ پھر جو شخص اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہُوئے انبیاء کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے وُہ مسلم ہے۔ جو شخص ان کی باتوں پر عمل کرتا ہے وُہ مسلم ہے۔ جو شخص اپنی قوم کے لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ وُہ مسلم ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو امن دیتا اور فساد اور خونریزی اُن کے لئے پیدا نہیں کرتا۔ وُہ مسلم ہے۔ مگر جو شخص اس کے خلاف عمل کرتا ہے

وُہ غیر مُسلم ہے

چاہے وُہ دن رات اپنے آپ کو مُسلم کہتا ہے۔ کیونکہ نام کے ساتھ کوئی چیز بدل نہیں جاتی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ بچے بعض دفعہ ایسی حالت میں جبکہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہوتی کھیلتے ہُوئے دُوسرے بچے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ لو میں تمہیں آم دیتا ہُوں۔ تم کھا لو۔ یا پیسہ دیتا ہوں۔ تم لے لو۔ حالانکہ اُن کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔ اب بچوں کا ایسا فعل ایک مذاق کے طور پر تو کام آسکتا ہے۔ یہ فائدہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ ماں باپ یا بھائی وغیرہ ہنس پڑیں۔ یا جس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ایسا کہا جاتا ہے۔ وُہ ہنس پڑے۔ اور سمجھے کہ مجھ سے مذاق کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ خیالی طور پر تم کسی کو

دُنیا کی بادشاہت

بھی بخش دو۔ تو اس کے حالات میں کوئی تغیر نہیں آئے گا۔ لیکن حقیقی طور پر اگر تم کسی کو ایک پیسہ بھی دے دو۔ تو وہ اس سے فائدہ اُٹھا لے گا۔ پس تم بھی اگر صرف اسلام کے نام سے کام لو۔ تو تم دُنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ لیکن اگر تم اسلام کے مفہوم کے مطابق تھوڑا سا بھی عمل کرو۔ تو بہت کچھ فائدہ حاصل کرسکتے۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچا سکتے ہو۔

کوئی شخص سارا دن اپنے آپ کو مسلم مسلم کہتا رہے۔ تو

اللہ تعالےٰ کا قُرب

اُسے حاصل نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر وُہ خدا تعالےٰ کی خاطر ایک منٹ بھی ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھ جاتا۔ یا خدا تعالےٰ کی صفات پر غور کرتا ہے۔ تو ایسا انسان خدا تعالےٰ کا مقرب ہو جائے گا۔ گو وُہ روزانہ صرف ایک منٹ ہی ذکر الٰہی کرے۔ مگر سارا دن اپنے آپ کو مسلم مسلم کہنے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ ایک شخص اگر رات دن اپنے آپ کو مُسلم مُسلم کہتا رہتا۔ اور اپنی مسلمانی کے نعرے لگاتا رہتا ہے۔ تو اس کے ان نعروں۔ اور اپنے آپ کو مُسلم قرار دینے سے اُسے

6 AUG 42

جناب شیخ ... صاحب ... Multan ... Post ... 13 Batla[illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب

حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی ایک حدیث پر ہی کسی دن عمل کر لیتا ہے۔ تو وہ اتنا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہو جاتا ہے۔ ایک شخص اپنے ہمسایوں کو دکھ دیتا ہے۔ انہیں تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے۔ ان کے حقوق کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ لیکن اپنے آپ کو مسلم مسلم کہتا رہتا ہے۔ تو اس کے اس قول سے لوگ خوش نہیں ہوں گے۔ وہ کتنا ہی کہتا رہے۔ کہ میں اپنے ہمسایوں کا خیر خواہ ہوں۔ ان سے محبت رکھتا ہوں ان کی تکلیفوں پر بے چین ہو جاتا ہوں۔ اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہوں لوگ اس کی ان باتوں سے کبھی خوش نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہ ایک وقت جا ہے اس کے گھر میں دال ہی پکی ہوئی ہو تھوڑی سی دال اپنے ہمسایہ کے گھر تحفہ کے طور پر بھیج دیتا ہے۔ تو سب اس سے خوش ہو جائیں گے۔ اور سمجھیں گے کہ اس نے قول سے نہیں بلکہ عمل سے اپنی

محبت اور خلوص کا ثبوت

دیا ہے۔ یہی حال ایمان کا ہوتا ہے۔ انسان اپنے ایمان کا دن رات ڈھنڈورا پیٹتا رہے۔ تو اسے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ اپنے ایمان کا ڈھنڈورا پیٹنے کی بجائے تھوڑا سا خدا تعالےٰ کی توحید پر یقین لے آتا ہے۔ تھوڑا سا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت پر یقین لے آتا ہے۔ تھوڑا سا قرآن کریم کی صداقت پر یقین لے آتا ہے۔ تو بہت ممکن ہے یہ یقین اور ایمان اسے بہت دور تک لے جائے۔ ممکن ہے وہ تھوڑا سا یقین جو اس کے دل میں

خدا تعالےٰ کی وحدانیت

پر پیدا ہوا ہے۔ اسے ایک دن بہت بڑا موحد بنا دے۔ ممکن ہے کہ وہ تھوڑا سا یقین جو اس کے دل میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت پر پیدا ہوا ہے۔ بیج کی طرح پھیلنا شروع کر دے۔ اور کسی وقت کھیت بن کر اسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے مرتبہ تک پہنچا دے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ تھوڑا سا یقین جو اس کے دل میں قرآن کریم کی صداقت پر پیدا ہوا ہے۔ کسی وقت کھیت بن کر پھیل جائے۔ اور ایک دن ایسا آئے۔ جبکہ وہ قرآن کریم کا عارف بن جائے۔ لیکن اگر اس کے دل میں کوئی ایمان نہیں۔ اور وہ مونہہ سے سارا دن کہتا رہتا ہے۔ کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں تو اس کے نتیجہ میں کوئی کھیتی پیدا نہیں ہو گی کیونکہ کھیتی نفی سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی بیج سے پیدا ہوتی ہے۔ پس

ہماری جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ اپنے اعمال میں اس امر کو مدنظر رکھا کریں۔ کہ ان کا نام کیا رکھا گیا ہے اللہ تعالےٰ نے ان کا نام مسلم رکھا ہے پس انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا واقعہ میں وہ اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار ہیں۔ اور کیا واقعہ میں وہ دنیا کے لئے امن کا موجب ہیں ہمیں تو نظر آتا ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ نوجوان

دوسروں پر خونی حملہ

کر دیتے ہیں۔ اور پھر دعوے یہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں دعوے یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ حالانکہ اپنے عمل سے وہ اپنے آپ کو نہ احمدی ثابت کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ مسلمان۔ احمدیت تو اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ کوئی الگ مذہب نہیں۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ مسلمان حقیقت اسلام سے بیگانہ ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کا نام احمدیہ جماعت رکھ دیا۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو۔ کہ آج حقیقی اسلام کو ماننے والے دنیا میں احمدیوں کے سوا اور کوئی نہیں ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ احمدیت اسلام کے سوا کوئی اور چیز ہے۔ جب ہم احمدیت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی جو تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ اس کو ماننے والے ہم ہیں۔ یہ معنی نہیں ہوتے کہ اسلام کے سوا ہم نعوذ باللہ کسی اور مذہب کے پیرو ہیں۔

پس اگر کوئی شخص

اپنے عمل میں تبدیلی

نہیں کرتا۔ اور وہ اس بات کو ثابت نہیں کر دیتا۔ کہ وہ واقعہ میں لوگوں کا خیر خواہ ہے۔ اور وہ خود بھی امن سے رہتا۔ اور دوسروں کے امن میں بھی خرابی پیدا نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ احمدی کہلا کس طرح سکتا ہے؟ درحقیقت ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو جماعت اور

قوم کو بدنام کرنے والے

ہوتے ہیں۔ ورنہ ایک مومن کو تو لوگوں کا اتنا خیر خواہ ہونا چاہیئے کہ اسے ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر دوسروں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے نفس پر ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے دوسروں کو فائدہ پہونچائے۔ تو اسے بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر شخص جو دوسرے کو فائدہ پہونچاتا ہے وہ درحقیقت اپنے لئے بھی فائدے کا ایک راستہ کھولتا ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے لوگ اس کو مدد دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ گویا جب سارے لوگ اخلاق سے کام لینے والے ہوں۔ تو کسی کو کوئی گھاٹا نہیں رہ سکتا۔

مشہور واقعہ

ہے۔ کہ نپولین ایک دفعہ اپنی فوج کے ساتھ کسی دلدل میں سے گزر رہا تھا۔ کہ اس کی فوج کے سپاہی سخت تھک گئے۔ اور انہوں نے شکایت کی۔ کہ اب ہم سے چلا نہیں جاتا۔ وہ چونکہ دلدل کی جگہ تھی۔ اس لئے اگر وہ اسی جگہ بیٹھ جاتے۔ تو اندر دھنس کر سب کے آلات خراب ہو جاتے۔ اوزار اور ہتھیار خراب ہو جاتے۔ کپڑے خراب ہو جاتے۔ اور ان کے لئے کام کرنا مشکل ہو جاتا۔ افسروں نے کہا۔ کہ یہاں تو

آرام کرنے کی کوئی صورت

نہیں۔ دلدل سے باہر نکل کر آرام کیا جا سکتا ہے۔ مگر سپاہیوں نے کہا۔ کہ ہم چلنے سے بالکل معذور ہیں۔ ہم اس قدر تھک چکے ہیں کہ اب ہم سے ایک قدم بھی اٹھایا نہیں جا سکتا۔ آخر یہ بات نپولین تک پہونچی۔ انہا نے کہا۔ اس نے کہا۔ یہ کوئی مشکل امر نہیں میں تم سب کو آرام دے دیتا ہوں۔ تم کہیں سے صرف ایک کرسی لا دو۔ وہ ایک کرسی جو غالباً بادشاہ کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ لے آئے اور نپولین اس پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ایک افسر کو کہا کہ آؤ اور میری گودی میں بیٹھ جاؤ وہ نپولین کی گودی میں بیٹھ گیا۔ تو اس نے حکم دیا۔ کہ اسی طرح یکے بعد دیگرے ایک ایک آدمی دوسرے کی گودی میں بیٹھتا چلا جائے۔ اور ایک حلقہ بنا لیا جائے۔ چنانچہ سب لوگ اسی طرح بیٹھتے چلے گئے۔ جب آخری آدمی نپولین کی پشت کی طرف پہنچا۔ تو نپولین نے اسے کہا کہ میرے نیچے سے کرسی نکال دو۔ اور اپنی ٹانگوں پر مجھے بٹھا لو۔ چنانچہ کرسی نکال کر دوسروں کو دے دی گئی۔ اور پھر جو لوگ باقی رہ گئے تھے۔ وہ اس کرسی کے ذریعہ اسی طرح بیٹھتے چلے گئے۔ اور اس طرح ساری فوج کو آرام مل گیا۔ ہم جب بچے تھے۔ تو ہم نے خود اس کا تجربہ کر کے دیکھا ہے ذرا بھی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ اور سب کو آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ اب بظاہر اس میں ایک آدمی نے دوسرے کو اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ

ہر شخص دوسرے کو آرام پہنچا رہا ہوتا ہے

یہی حال اخلاق کا ہے۔ اگر ایک شخص جوش کے وقت اپنے غصہ کو دبا لیتا ہے۔ تو درحقیقت وہ دوسرے کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے۔ کہ جب اس سے کوئی غلطی ہو جائے۔ تو وہ بھی اسی طرح اپنے غصہ کو دبا لے۔ پھر اس دوسرے سے تیسرے کو تحریک ہوتی ہے اور تیسرے سے چوتھے کو تحریک ہوتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص فتنہ سے محفوظ رہتا ہے اور انہیں اس بات کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اشتعال کے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ بظاہر یہ ایک شخص کی قربانی نظر آتی ہے۔ مگر درحقیقت یہ قربانی نہیں بلکہ نیکی کا ایک بیج ہوتا ہے۔ جس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور خود بھی اسے فائدہ ہوتا ہے۔ تو اخلاقی قربانیاں اور مذہب کی تعلیمیں نہایت ہی مفید چیزیں ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط خیال ہے جو بعض لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ اگر ہم ان تعلیموں پر عمل کریں۔ تو ہمارا یہ حرج ہوگا ہمارا وہ حرج ہوگا۔ یہ سب آنکھ کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کی تعلیم کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو اس قسم کی تکلیف جو دوسروں کو آرام پہونچانے کے لئے برداشت کی جائے۔ انسان کے لئے راحت کا موجب بن جاتی ہے۔ اور ایسا شخص جو اپنی زندگی کا مقصد دوسروں کو آرام پہونچانا سمجھتا ہو۔ اسے جب خود کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو تمام لوگ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُس کی ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں اس وقت تک اطمینان نہیں آتا۔ جب تک اُس کی تکلیف کو دُور نہ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے جن قوموں میں

قربانی کی رُوح

ہوتی ہے۔ وُہ ایسا ہی کرتی ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ضرورتوں کو پُورا کرنے کے لئے ہر قسم کے ایثار سے کام لینے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

ہمارے بعض دوست ایک دفعہ بمبئی گئے۔ اور وُہ تبلیغ کے لئے بعض

بوہرہ قوم

کے تاجروں سے ملے۔ تو دورانِ گفتگو میں ہمارے دوستوں نے اُن سے دریافت کیا۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ آپ کی قوم کے سب لوگوں کی مالی حالت اچھی ہے اور کسی کی تجارت گری ہُوئی نظر نہیں آتی انہوں نے بتایا۔ کہ ہم میں سے جب کسی شخص کی تجارت گر جاتی۔ اور اس کی مالی حالت سخت کمزور ہو جاتی ہے۔ تو ہمارے ہاں دستور یہ ہے۔ کہ وُہ ہماری پنچایت میں درخواست دیتا ہے۔ کہ میری تجارت گر گئی ہے۔ اور پنچایت والے کوئی ایک چیز فروخت کرنے کے لئے اُسے دیدینے کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً دیا سلائی بظاہر ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر پنچایت فیصلہ کر دے گی۔ کہ تمام دیا سلائیاں اسے دے دی جائیں۔ چنانچہ ہم میں سے جن جن تاجروں کے پاس دیا سلائیاں ہوں گی۔ وُہ اسے دے دیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اتنی قیمت میں ہم نے دیا سلائی فروخت کرنی تھی۔ تم اس سے زیادہ قیمت پر دیا سلائیاں فروخت کر کے اصل قیمت ہمیں دے دینا۔ اور نفع خود رکھ لینا۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام قوم اسے دیا سلائیاں دے دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد دوکان پر جب گاہک آتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ دیا سلائی چاہیئے۔ تو دوکاندار جواب دے دیتا ہے۔ کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے آپکو اگر ملے گی۔ تو فلاں سیٹھ کی دوکان سے ملے گی۔ پھر وُہ دُوسری دوکان پر جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ دیا سلائی چاہیئے۔ وُہ دوکاندار بھی جواب دیتا ہے کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر آپ لینا چاہیں۔ تو آپ کو فلاں سیٹھ کی دوکان سے ملے گی۔ آخر اسی طرح دس بیس دوکانوں پر وُہ جاتا ہے۔ اور جب کسی دوکان سے بھی اسے دیا سلائی نہیں ملتی۔ تو اس پر اس بات کا اتنا اثر ہوتا ہے۔ کہ وُہ سمجھتا ہے۔ اب مجھے دیا سلائی جس قیمت پر بھی مل جائے۔ لے لینی چاہیئے۔ چنانچہ وہ اسی دوکان پر جاتا ہے۔ جس کا سب نے پتہ بتایا ہوتا ہے اور وہی دیا سلائی جو چار آنے گرس ہوتی ہے۔ وُہ دوکاندار چھ آنے گرس پر دیتا ہے۔ اور خریدار اس قیمت پر بھی دیا سلائی کا میسّر آنا غنیمت سمجھ کر خرید لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں نے یہاں سے بھی دیا سلائی نہ لی۔ تو پھر مجھے کہیں سے نہیں ملے گی۔

یہ فائدہ جو بوہروں کو حاصل ہے۔ درحقیقت انہیں اپنے

جتھے کی وجہ سے

حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں اس بات کا بھی ایک حد تک دخل ہوتا ہے۔ کہ بالعموم بڑے شہروں میں باہر سے جو تاجر سودا خریدنے کے لئے آتے ہیں۔ وُہ شہر کے خاص خاص حلقوں سے ہی سودا خریدنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور اگر اُن حلقوں میں انہیں کسی چیز کے متعلق یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی اور دوکان سے نہیں۔ بلکہ فلاں دوکان سے ہی مل سکتی ہے۔ تو وُہ اس اثر کے ماتحت جو اُس حلقہ سے انہوں نے قبول کیا ہُوا ہوتا ہے۔ اسی دوکان پر چلے جاتے ہیں۔ اور وُہ دوکاندار زیادہ گراں قیمت پر چیز فروخت کر کے نفع خود رکھ لیتا۔ اور اصل قیمت مالکوں کو واپس کر دیتا ہے اور اس طرح تھوڑے دنوں کے اندر اندر پھر ہزاروں لاکھوں روپیہ کا مالک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وُہ بعض دفعہ کسی کو مٹی کے تیل کا ٹھیکہ دے دیتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی اور چیز فروخت کرنے کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور باقی تمام قوم کے افراد سختی سے اس بات کی پابندی کرتے ہیں۔ کہ خود اس چیز کو فروخت نہ کریں۔ اب بظاہر ایک قربانی معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ ہر ایک کے فائدہ اور ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ کل اس کی کیا حالت ہو جائے۔ اور اگر آج اس کا لاکھوں روپیہ کا کاروبار ہے۔ تو کل اس کی تجارت گر جائے۔ اور اس کی مالی حالت کمزور ہو جائے۔ ایسی حالت میں یہی قانون اس کی ترقی کا بھی موجب بن سکتا ہے۔ پس گو یہ ایک قربانی معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت سب کی

ترقی کا ذریعہ

ہے۔ اور اس کا فائدہ کسی ایک فرد کو نہیں بلکہ تمام قوم کو پہونچتا ہے۔

ہمارے قادیان میں صرف چند احمدی تاجر ہیں۔ لیکن اگر یہاں اس طریق کو جاری کیا جائے۔ تو میرا خیال ہے۔ ان میں سے کئی بُرا منائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ہمارا نقصان کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر کل اُن کی اپنی حالت خراب ہو۔ تو اسی قانون سے وُہ خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں

بہر حال انہوں نے بتایا۔ کہ اس دستور کی وجہ سے ہماری قوم گرتی نہیں۔ بلکہ جب بھی کسی کو تجارت میں خسارہ ہوتا ہے۔ باقی قوم کے افراد کسی ایک چیز کے متعلق فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ یہ ہم فروخت کر کے نفع نہیں اٹھائیں گے۔ بلکہ اصل قیمت پر اپنے بھائی کے پاس فروخت کر دیں گے۔ تاکہ نفع سے وُہ اپنی حالت کو بہتر بنا سکے۔ اس طرح نہ صرف اُن کا بھائی ترقی کر جاتا ہے بلکہ ان کو بھی کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اور بیسیوں چیزیں اُن کی دوکان پر فروخت کرنے کے لئے موجود ہوتی ہیں۔

تو

اخلاق اور اسلامی تعلیم پر عمل

شروع میں کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ان چیزوں کا نتیجہ بڑا میٹھا ہوتا ہے۔ پس میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہُوں کہ وُہ اپنے اخلاق میں تغیر پیدا کریں۔ اور اپنی جوانی کو اسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آج وُہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں گے۔ اپنے اخلاق کو درست کریں گے۔ اور اپنی جوانی کے ایام کو اسلامی تعلیم کے ماتحت بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو ان کا بڑھاپا نہایت خوبصورت ہوگا۔ اور وُہ اپنی عمر کے آخری ایام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ گزار سکیں گے۔ لیکن اگر آج انہوں نے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھا۔ اور

اپنی جوانی کے ایام

اسلام کے خلاف عمل کرتے ہُوئے بسر کر دیئے تو اُن کا بڑھاپا اُن کے لئے عبادت کا وقت نہیں ہوگا۔ بلکہ وُہ شیطان کی جنگ میں ہی اپنی عمر کے آخری ایام ضائع کر دیں گے۔ انسان جوانی میں کئی قسم کی حرکات کر بیٹھتا ہے۔ جن پر بڑھاپے میں اسے افسوس آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کاش میں ایسا نہ کرتا۔ مگر اس وقت عادتیں پڑ چکی ہوتی ہیں۔ اور انسان باوجود کوشش اور خواہش کے ان عادتوں کو نہیں چھوڑ سکتا وُہ دیکھتا ہے۔ کہ موت قریب آتی جا رہی ہے۔ عمر گھٹتی جا رہی ہے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ مگر اُدھر اسے نظر آتا ہے۔ کہ فلاں بدی میرے اندر پائی جاتی ہے۔ فلاں بُرائی میرے اندر موجود ہے۔ پس وُہ دل ہی دل میں کڑھتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے

شیطان کے ساتھ جنگ

کرتے ہُوئے ہی اپنی زندگی کے آخری ایام گزار دیتا ہے۔ پس اپنی جوانی کے ایام کو اسلام کے احکام کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرو۔ اپنے جوشوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقتوں کو برمحل استعمال کر کے اُن سے صحیح رنگ میں کام لو۔ اگر تم اپنی طاقتوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاؤ گے۔ تو یاد رکھو جس طرح دریاؤں سے نہریں نکلتی۔ اور بڑے بڑے علاقوں کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہیں۔ اسی طرح تم

دُنیا کو فائدہ پہونچاؤ گے

لیکن اگر تم اپنی طاقتوں سے ناجائز فائدہ اٹھاؤ تو جس طرح سندھ کے دریا نے طغیانی سے ضلعوں کے ضلعے تباہ کر دیئے ہیں۔ اسی طرح تم دُنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنے والے ثابت ہو گے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں اور قوتیں دی ہیں۔ وُہ درحقیقت ایک دریا کی طرح ہیں۔ اگر ان طاقتوں سے صحیح فائدہ اٹھایا جائے۔ تو وُہ نہروں کی طرح دنیا کو فائدہ پہونچاتی ہیں۔ لیکن اگر ان کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو طغیانی والے دریاؤں کی طرح اردگرد کی تمام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر بعض اہم امور کے متعلق

اخبار غیبیہ کا انکشاف

دو اعلےٰ اخلاق

انصاف اور دیانت دو نہائت ہی قیمتی جوہر ہیں۔ جن کا ہر انسان کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ کیونکہ یہ ہر دو جوہر انسانیت کا شرف ہیں۔ انہی سے محرومی انسان کو لوگوں کی نگاہ میں ذلیل و بے آبرو بنا دیتی ہے۔ ایک شخص اپنی نیکی کے خواہ کتنے بڑے دعوے کرے اگر وہ دوسروں سے معاملہ کرتے وقت عدل و انصاف کی میزان کو برقرار نہیں رکھ سکتا۔ اگر جادۂ دیانت پر اس کے قدم مضبوطی سے قائم نہیں رہ سکتے۔ تو اس کے مونہہ کی لاف و گزاف اسے ایک اچھا شہری یا اچھا انسان ثابت نہیں کر سکتی۔

ایمانی کمزوری

یہ دیانت اور عدل و انصاف جو انسانی اخلاق میں سے بہترین خلق ہیں اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ جب انسان کا دوسروں سے معاملہ پیش آئے۔ ورنہ اپنی ذات کے متعلق تو ہر انسان یہی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ کی جائے۔ اور اس سے کوئی ایسا معاملہ نہ ہو جو منافی عدل ہو۔ لیکن جب دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو بعض کمزور انسان ان زرّیں اصول کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور جو چیز وہ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں دوسروں کے لئے پسند کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایمان کی کمزوری کا ایک بہت بڑا ثبوت ہوتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ ایسا انسان اپنے دعوئے ایمان میں کچا ہے۔ وہ اپنی ذات کے متعلق تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس سے عدل و دیانت کے خلاف کوئی سلوک ہو۔ مگر جب دوسروں کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اس وقت وہ اس قیمتی اصل کو بالائے طاق رکھ کر عدل و دیانت کے خلاف چلنے لگ جاتا ہے۔ اسی نقص کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ دیکھو اگر تمہیں کسی فرد سے نہیں بلکہ قوم سے دشمنی ہو۔ تب بھی اس ساری قوم کی دشمنی تمہارے قدم کو متزلزل نہ کر دے۔ اور ایسا نہ ہو کہ تم دشمنی میں اندھے ہو کر اس سے انصاف کے خلاف سلوک کرنے لگ جاؤ۔ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ کہ اعدلوا عدل و انصاف پر ہمیشہ قائم رہو کہ یہ چیز تقوےٰ کے قریب لے جانے والی ہے۔ اگر تم اس پر قائم نہ رہو گے۔ تو تمہارا دعوئے اتقاء بے بنیاد سمجھا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ہوتی ہے۔ جو قرآن کریم کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف پر عمل کرنا سعادت دارین کا موجب سمجھتے ہیں۔ جو انسانیت کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ عدل و انصاف کتنے قیمتی اوصاف ہیں۔ وہ تو کوشش کرتے ہیں۔ کہ دوسروں سے معاملہ کرتے وقت اس طریق سے سرمو ادھر ادھر نہ ہوں۔ مگر کمزور لوگ ڈگمگا جاتے اور اپنی ایمانی کمزوری کا علی الاعلان مظاہرہ کر دیتے ہیں۔

غیر مبایعین کی حالت

اس مذکورہ بالا طریق عمل کی ایک نمایاں اور واضح مثال معاصر "پیغام صلح" نے پیش کی ہے غیر مبایعین اچھی طرح جانتے ہیں کہ گزشتہ ۲۸ سالہ دور خلافت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں رویا و کشوف بیان فرمائے جو اپنے وقت پر حیرت انگیز رنگ میں پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان کا موجب بنے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ کیا غیر مبایعین کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ الہام یاد نہیں۔ کہ ولیمزقنھم یعنی اللہ تعالیٰ غیر مبایعین کی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ کس طرح یہ الہام قبل از وقت سنا دیا گیا تھا۔ اور پھر کس طرح غیر مبایعین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ اپنے آپ کو ۹۸ فیصدی قرار دینے والے آج یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ گویا ایک وقت تو ان کے ساتھ اتنی طاقت تھی۔ کہ جماعت کا ۹۸ فیصدی حصہ بقول ان کے ان کے ساتھ تھا۔ مگر اس الہام کے بعد ان کی تمام طاقت منتشر ہو کر رہ گئی۔ پھر غیر مبایعین اس امر کو بھی نہیں بھولے ہوں گے۔ کہ حضور نے اپنا یہ الہام بھی انہیں سنایا تھا۔ کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ تجھے ماننے والے تیرے منکرین پر ہمیشہ غالب رہیں گے پھر کیا انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس الہام کو پورا ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ صرف نمونہ کے طور پر دو مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ بیسیوں رویاء و کشوف فتنہ غیر مبایعین اور دوسرے فتنوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہوئے۔ حضور نے انکی اشاعت فرمائی۔ اور پھر جس طرح خدا نے بتایا تھا۔ ویسا ہی وقوع میں آگیا۔

"پیغام صلح" کا عدل و انصاف

پس غیر مبایعین سمجھتے ہیں کم از کم اگر غور کرتے تو سمجھ سکتے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیسیوں نہیں سینکڑوں رویا پورے ہو چکے ہیں۔ ایسے رویا جو قبل از وقت بتائے جا چکے تھے۔ مگر معاصر "پیغام صلح" کا عدل اور اس کی دیانت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ لکھتا ہے۔ "واقعہ جب ہو چکتا ہے تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے۔ یہ تو محض عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے روحانیت نہیں"

"پیغام صلح" کو غور کرنا چاہیے کہ اس نے یہ الفاظ لکھ کر عدل اور دیانت کے خلاف کیا صریح قدم اٹھایا ہے۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ جب غیر مبایعین کے ابھی خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ کہ ان کی طاقت ایک دن ٹوٹ کر رہ جائیگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس الہام کو شائع فرمایا۔ کہ لیمزقنھم کہ وہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ پھر کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ جب وہ علی الاعلان کہہ رہے تھے۔ کہ جماعت نے ایک بچہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نادانی کی ہے اور اسے بہت جلد اس حماقت کا مزہ چکھنا پڑیگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ نے اس الہام کو شائع فرمایا کہ جو لوگ تیرے ماننے والے ہیں وہ میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ پھر کیا اسی قسم کے اور بیسیوں رویا و کشوف آپ قبل از وقت بیان نہیں فرما چکے۔ اور وہ پورے ہو کر غیر مبایعین کے لئے عبرت کا موجب نہیں بن چکے۔ اس قدر نشانات دیکھنے کے بعد بھی یہ کہنا کہ "واقعہ جب ہو چکتا ہے تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے" صریح غلط بیانی کا ارتکاب کرنا اور دیدہ دانستہ عدل و دیانت کے خلاف قدم اٹھانا ہے۔

آئندہ پورے ہونیوالے رویا

پھر اگر موجودہ جنگ کے متعلق حضور کے رویا و کشوف کو لیا جائے۔ تو وہ بھی حضور بیان فرما چکے از ان میں سے بہت سے پورے ہو چکے ہیں۔ اور بعض رویا ابھی پورے ہونے باقی ہیں۔ مثلاً حضور نے رویا دیکھا۔ کہ اس جنگ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں تبلیغ کا راستہ کھل جائے گا چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "اس جنگ کا ایک نیک اثر بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جرمنی میں تبلیغ کا راستہ کھل جائیگا۔ مجھے یہ رویا میں بتایا گیا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے ہم اس وقت وہاں مبلغ وغیرہ تو نہیں بھیج سکتے مگر اس کے لئے تیاری کر سکتے ہیں۔ اور وہ کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۸ فروری ۱۹۴۲ء)

اسی طرح حضور یہ بھی اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ "بعض پیشگوئیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۲ء یا ۱۹۴۴ء تک کا زمانہ ایسا ہے۔ جس تک سلسلہ احمدیہ کی بعض مشکلات جاری رہیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دیگا۔ کہ بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے۔ اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہو جائیں گے۔ کہ جن کے نتیجہ میں بعض مقامات کی تبلیغی روکیں دور ہو جائینگی اور سلسلہ احمدیہ نہائت تیزی سے ترقی کرنے لگ جائیگا۔" (الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء)

حضور نے یہ اعلان ۷ جنوری ۱۹۳۸ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ گویا جنگ سے قریباً دو سال پہلے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے کیسے زبردست نشانات ظاہر ہوئے۔ اب اس کا دوسرا حصہ پورا ہونا باقی ہے۔ کہ "۱۹۴۳ء یا ۱۹۴۴ء خطروں کا آخری سال معلوم ہوتا ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء)

اسی طرح حضور کے بعض اور رویا بھی پورے ہونے باقی ہیں۔ مگر جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ جس دل میں خشیت اللہ پائی جائے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہی کافی ہوتا ہے۔ ورنہ اگر آسمانی نشانات کی بارش بھی برسے تو کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔

ہر جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ بہت اثر ہوتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انجیل میں کہا گیا ہے۔ کہ تم اپنے نیک کاموں کو لوگوں کے سامنے دکھلانے کے لئے نہ کرو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ تم ایسا مت کرو۔ کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ۔ بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ۔ جبکہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لئے بہتر ہے۔ اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو۔ جبکہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے۔ تا تمہیں دو بدلے ملیں۔ اور تا کمزور لوگ جو کہ ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے وہ بھی تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو۔ اور دکھلا دکھلا کر بھی ان احکام کی حکمت اس نے خود فرما دی ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے"

الحمد للہ ثم الحمد للہ! تحریک جدید سال ہشتم کا چندہ ۳۱ جولائی تک ادا کرنے والے مجاہدین کی پوری فہرست اسی خطبہ نمبر میں شائع ہو رہی ہے۔ جن بعض دوستوں نے باوجود خود مشکلات میں ہونے کے اپنے عہد کے پورا کرنے میں خاص جدوجہد کی ہے تاکہ وہ ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون میں ہو جائیں۔ ان کی چند مثالیں اس غرض سے ذیل میں دی جانی ضروری ہیں۔ چنانچہ

(۱) ڈاکٹر احمد الدین احمد صاحب یوگنڈا افریقہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ دارالامان سے افریقہ گئے ہیں۔ انہیں سال ہشتم کے چندے کے جلدی ادا کرنے میں بہت مشکلات تھیں مگر جب ان کو علم ہوا۔ کہ ۳۱ جولائی تک ادائیگی سابقون میں شامل کرتی ہے۔ تو آپ نے کہیں سے انتظام کر کے ۲۴۴ روپے بذریعہ تار ارسال فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ کے اب آٹھ سال پورے وصول ہو گئے۔

(۲) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مگاڈی نے ۳۱ جولائی تک ادا کرنے میں اس لئے خاص کوشش کی۔ کہ ان کا چندہ سابقون کی پہلی فہرست میں آ جائے۔ چنانچہ آپ کے ۱۰۴ روپیہ عین وقت کے اندر داخل ہوا جزاک اللہ۔ آپ میں یہ وصف ہے۔ کہ اگر کبھی مالی تنگی بھی ہو جائے۔ تو آپ نے تحریک جدید کے چندے میں کبھی کمی نہیں ہونے دی۔ بلکہ اس میں ہمیشہ زیادتی کی ہے۔ کیونکہ اس راہ سے بھی بہت سی مشکلات اللہ تعالےٰ حل فرما دیتا ہے جو لوگ اللہ کا کام کرتے ہیں۔ وہ ان کا کام کر دیتا ہے۔

(۳) ڈاکٹر محمد الدین صاحب سیالکوٹی نے لاہور سے لکھا۔ کہ نہ وعدے کے وقت پاس تھا۔ نہ اس وقت روپیہ ہے میرا کچھ روپیہ امانت تحریک جائیداد میں ہے۔ ۱۰۴ روپیہ وہاں سے اور ۳۰ روپے میں یہاں سنگبہ تھی مال کو ادا کر کے سال ہشتم پورا کرتا ہوں۔ مگر میری درخواست یہ ہے۔ کہ میرے لئے حضرت اقدس کے حضور میں دعا کے لئے خاص طور پر عرض کریں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اس سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آپ کے ۱۳۴ روپے سال ہشتم کے وصول ہو گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت کے حضور آپ کی درخواست پیش کر دی۔

(۴) مرزا معظم بیگ صاحب جیلاس کشمیر نے لکھا۔ کہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے والوں کی فہرست سے میں رہ گیا۔ اس کا کفارہ اب یہ ہے۔ کہ میں بجائے ۸۰/ روپے کے جو میرا اور میری اہلیہ کا وعدہ ہے ۹۰/ روپے بھیج رہا ہوں۔ یہ دس روپیہ دیر سے ارسال کرنے کی تلافی میں ہیں۔

(۵) ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب مگاڈی "ہوائی خط ملا۔ یہ وقت یاد دہانی کا شکریہ۔ میں تو مایوس ہو چکا تھا۔ کہ ۳۱ مئی تو اب گزر گئی۔ تو اب میں سابقون میں کسطرح آ سکتا ہوں۔ واللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے بتا دیا کہ میعاد ۳۱ جولائی ہے۔ چنانچہ آج ۳۰ جون کو ۱۹۷/ روپے یہ آپ کے آخری قسط بذریعہ ڈرافٹ ارسال کر کے اپنا۔ اپنی اہلیہ۔ اور والد صاحب مرحوم کا وعدہ سال ہشتم پورا کرتا ہوں"۔ آپ کا ڈرافٹ مل گیا۔ اور آپ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سال نہم کے لئے خاکسار کا وعدہ ۹۰۰ شلنگ۔ والد صاحب مرحوم ۲۰ شلنگ۔ اور اہلیہ صاحبہ کے ۶۶ شلنگ۔ کل ۹۸۶/ جو میرے تیسرے سال پر ۶۵٪ فی صدی اضافہ سے ہے۔ وعدہ حضرت کے حضور پیش کر دیا۔ سال ہشتم کی ادائیگی۔ اور سال نہم کا وعدہ حضور نے منظور فرمائے ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اور فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نعم البدل دے۔ آمین۔

وہ دوست جو اب تک وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ مزید توجہ فرمائیں اور کوشش کریں۔ کہ ماہ اگست میں اپنا وعدہ پورا کر لیں۔ اسی طرح وہ دوست جن کا وعدہ ستمبر۔ اکتوبر یا نومبر کا ہے وہ بھی اس ماہ میں ادا کر لینے کی فکر فرمائیں۔ بلکہ تحریک جدید کے وہ مجاہد جو ۳۱ مارچ۔ ۳۱ مئی تک ادا کر چکے ہیں وہ یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ سال نہم کی تحریک کب ہو گی؟ کیا سال نہم کا چندہ پیشگی دیا جا سکتا ہے؟ احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ سال نہم کی تحریک نومبر ۱۹۴۲ء کے آخر میں انشاء اللہ تعالےٰ ہو گی۔ مگر ہر مجاہد کو سال نہم کا چندہ پیشگی داخل کرنے کی اجازت ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو نہ صرف سال نہم بلکہ سال دہم کا بھی پیشگی دیا جا سکتا ہے۔ پس سال ہشتم کا چندہ جو ابھی تک نہیں دے سکے۔ وہ انتہائی کوشش کر کے اس ماہ میں ادا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضدلین!

ایمیا یا کمیٔ خون کا بہترین علاج

خون تمام اعضاء بدن کو غذا اور روح پہنچاتا ہے اور زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ تمام اعضاء جسم خون سے ہی زندہ ہیں۔ خون بدن کے ہر ایک حصہ کی غذا کیلئے مناسب مواد مہیا کرتا ہے۔ اور پستانوں میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے۔ جو دودھ بننے کے لائق ہوں۔ اور خصیوں میں ایسی چیزیں پہنچاتا ہے جس سے مادہ حیات بنتا ہے اور ضدلین میں وہ تمام اجزاء بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ جن پر خون کے پیدا ہونیکا انحصار ہے۔ کمیٔ خون خواہ کثرت حیض اور بواسیر سے ہو یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے۔ ان تمام حالات میں صرف ضدلین کا ہی استعمال آپکے لئے مفید ہے۔ ضدلین خون کو صاف کرنے اور چہرہ کے رنگ کو نکھارنے کیلئے بھی اکسیر ہے اور حیض کی خرابیوں میں بھی اس کے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔ برسات کے دنوں کے پھوڑوں پھنسیوں کیلئے بھی اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت یکصد قرص ۱۲/ پچاس قرص ۸/

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان

جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کپورتھلہ دواخانہ نور الدینؓ میں

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء بروز عید الاضحی جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ دواخانہ میں تشریف لائے اور آپ نے دواخانہ کی لاگ بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس تحریر فرمائے:۔

میری بیوی کو انیمیا (کمیٔ خون) ہو گیا تھا۔ اور خون کا پیدا ہونا تقریباً بند تھا۔ کمزوری حد درجہ تھی۔ میں نے بہت سا روپیہ صرف کر کے کئی علاج اطباء اور ڈاکٹروں سے کرائے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ اس اثناء میں دواخانہ نور الدینؓ کا اشتہار رسالہ ریویو میں ضدلین کے متعلق نظر سے گذرا۔ چنانچہ ضدلین کا استعمال شروع کرایا گیا۔ بفضل خدا مرض بالکل دور ہو گیا اور میں بلا کسی تحریک کے یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ کپورتھلہ

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے ۳۱ جولائی تک پورے کرنیوالے مجاہدین

شہزادی تسنیم بیگم صاحبہ امین آباد ۶/
اہلیہ صاحبہ محمد عبدالجلیل قیقبی بنگلور ۵/۸
رحیم بخش صاحب گلانوالی ۵/۱
ملک اسد دتا صاحب محمود آباد ۶/
مستری لال الدین صاحب داتہ زید کا ۵/۴
چوہدری ثناء اللہ صاحب چک ۲۸/۶ ۵/۶
مہر امام الدین صاحب ۵/
رشیدہ بیگم صاحبہ چک ۲۸/۶ ۵/۸
مولوی احمد الدین صاحب چک ۱۱۲ ج ب ۱۲/۸
بیگم بی بی صاحبہ کالمو دیوان سنگھ ۱۰/
مولوی عبدالکریم صاحب لکھنؤ ۶/۴
سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور ۷/۸
غلام سید صاحب لنگے ۵/۱۴
ناصر احمد صاحب ناگپور ۳۹/
چوہدری فتح الدین صاحب چک ۳۰ ۱۱۰/۷ ۱۳/۸
" قائم علی صاحب " " ۱۶/
شیخ جان محمد صاحب " ۵/۸
چوہدری اسد دتا صاحب المعروف نمبردار ۱۴/
" محمد علی صاحب سیکرٹری " ۱۶/
" محمد شفیع صاحب ۱۰/۴
" واحد بخش صاحب کوٹ آدو ۱۰/
عابد شریف صاحب ساگر ۴/۷
چوہدری محمد نصیر صاحب کھیوا باجوہ ۱۵/
سلطان احمد صاحب کشمیری کلا الہ ۵/۴
مولوی غلام رسول صاحب پنشنر مونگ ۱۰/
میاں جہاں داد صاحب ززی کوٹ گڑھ ۵/
مستری محمد اسمٰعیل صاحب سارچور ۵/
سکینہ بی بی محی الدین صاحب بنگا ڈی ۱۲/۱۴
معہ سابقہ
بابو فتح محمد صاحب نثر دارالرحمت ۶۰/
اہلیہ صاحبہ منشی محمد الدین دارالانوار ۵/۲
" فتح محمد صاحب دوالمیال ۴۵/ معہ سابقہ
محمد ثنار صاحب سکرا ۲۵/
محمد الدین صاحب زرگر گوجی چک ۵/
محمد یعقوب صاحب " ۵/
چوہدری مشتاق احمد صاحب ۱۱۷ ۵/۶
شیخ عبدالعزیز صاحب کونڈ ۲۵/
سید محمد صادق صاحب قصور ۹/۸
ایس ایل ایم احود صاحب کولمبو ۲/
ڈے ایم عبدالعزیز صاحب " ۵/
رمضان علی صاحب فاضل " ۵/
ایس ایم محی الدین صاحب " ۶/
مولوی عبدالعزیز صاحب تھہ غلام نبی ۵/۸
میاں عمر الدین صاحب ترگڑی ۵/۹
میاں ولایت حسین صاحب دارالفضل ۲۱/۸

میاں عبدالسلام صاحب گوجرانوالہ ۸/
" بشیر الدین صاحب منجانب نبی کریم صلعم ۵/۸
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام امراوتی ۲۰/
ملک نور محمد صاحب میک ورکس ۵/۷
بابو عبدالقادر صاحب گوجرانوالہ ۳۰/
مولوی نور الدین صاحب ترگڑی ۵/۴
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۲۰ صادق آباد ۱۲/۴ معہ سابقہ
ماسٹر محمد الدین صاحب انور معہ والدہ ۱۲/۸
گرلز سکول قادیان ۲۵/
بابو احمد صاحب شملہ ۸/۱۲
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
لائل پور ۲۲۵/
میاں شہاب الدین صاحب مردان ۶/
منشی عبیداللہ صاحب رانجھ ناصر آباد ۱۲/
مہر عطاء اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ۵/۴
میر عظمت اللہ صاحب کانپور ۱۰/
ارشاد محمد صاحب ضلعدار ڈیکوی برانچ ۱۵/
اہلیہ صاحبہ بھائی محمود احمد صاحب
میڈیکل ہال قادیان ۳۱/۴
ڈاکٹر احمد صاحب دارالرحمت ۲۵/
بابو محمد بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون ۵۰/
چوہدری محمد عبداللہ صاحب " ۵/۶
شریفہ خاتون صاحبہ ٹانگا افریقہ ۸ شلنگ
خورشید بیگم صاحبہ " ۸
آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد ۶
محمد بخش صاحب کمہار دارالرحمت ۵/۸
مستری احمد الدین صاحب " ۵/۴
بابو اکبر علی صاحب دارالعلوم قادیان ۱۰/۴
مختار احمد صاحب کارکن بیت المال ۸/
ملک سعادت احمد صاحب شملہ ۶/۲
شیخ نور الدین صاحب سیالکوٹ ۶/۱۲
منشی محمد اکرم صاحب پٹواری شاہ مسکین ۶/۸
اللہ دتا خانصاحب ضلعدار بکھر ۳۰/
میاں فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ۵/۱۰
میاں اسمٰعیل صاحب نابھہ اسٹیٹ ۵/۷
" عبدالاحد صاحب " ۵/۷
چوہدری محمد اسحٰق صاحب چک ۹۳ E.B. ۷/۱۲
مستری نور الدین صاحب آڑہ گجرات ۵/۷
مرزا محمد الدین صاحب آڑہ ۵/۴
جمعدار عزیز الدین کالرہ دیوانہ سنگھ ۴۰/
محمد اشرف صاحب بٹ نیروبی افریقہ ۸
مرزا فضل کریم صاحب بٹورہ ۱۰۰ معہ ششم ہفتم
خلیفہ صلاح الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
مسجد مبارک قادیان ۱۴/

ملک برکت اللہ صاحب جالندھر ۱۰/
چوہدری رحمت اللہ صاحب بھٹیاں ۶/۴
" حاتم علی صاحب چک ۲۸/۶ ۵/۸
" سردار خانصاحب کھیوالی ۵/۱۴
عبدالرحمٰن صاحب اٹریہ ۵/
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب دارالانوار ۱۱/۸
اہلیہ صاحبہ مستری علم الدین قادر آباد ۵/۴
" ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ۱۵/
" حکیم محمد زمان صاحب مرحوم مسجد مبارک ۵/
ڈاکٹر نور احمد صاحب سندھیانوالی ۶۲/
چوہدری باغ الدین چک ۳۰ ۱۱۰/۷ ۴۲/
امام الدین صاحب کتھووالی ۵/
میاں خوشی محمد صاحب معہ اہلیہ
احمد آباد اسٹیٹ ۱۰/۱۰
چوہدری محمود احمد صاحب کھانوالی ۵/
رسول بی بی صاحبہ والدہ عبدالکریم صاحب
چانگریاں ۵/
چوہدری لبھے خانصاحب چک ۵۵۹ احمد آباد ۵/۱۰
مستری عمر الدین صاحب " ۵/۵
امان اللہ صاحب " ۵/۵
خواجہ محمد شریف صاحب کمپونڈر سیالکوٹ ۶/
بابو محمد اقبال صاحب " ۴/
چوہدری فتح علی صاحب ریڈر ۱۰/
اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب نانبز مسجد مبارک ۵/۸
سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب
دارالرحمت ۵/۵
امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ماسٹر سعد اللہ خانصاحب ۵/۴
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اللہ بخش صاحب پنشنر ۵/۸
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ " ۵/۸
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم ۱۹/
برکت بی بی اہلیہ صاحبہ مستری عبدالکریم صاحب دار ۱۰/
مستری جلال الدین صاحب فیروزپور شہر ۶/۸
بابو محمد افضل صاحب معہ اہلیہ " ۱۰/
رحیم بی بی والدہ ماسٹر محمد ابراہیم دارالرحمت ۵/۴
رسول بی بی اہلیہ چوہدری عبدالحمید صاحب ۶/
مستری روشن الدین صاحب دارالفتوح ۷/۸
اللہ دتا صاحب بلوچ امرنگر ۵/۹
اہلیہ خواجہ معین الدین دارالبرکات ۵/۱۱
چوہدری عبدالمجید خانصاحب معہ
والدہ صاحبہ ڈیرووال ۸۶/
مستری عبدالمجید صاحب حبیب آباد سندھ ۷/۸
اہلیہ صاحبہ سیٹھ سید جعفر صاحب
حیدر آباد دکن ۷/
محمد اسحٰق صاحب " ۱۰/
میر احمد سعید صاحب معہ اہلیہ ۶۵/۵

ابو حامد صاحب ۵/۶
معین الدین صاحب ظہیر آباد ۵/۲
امۃ العزیز صاحبہ بنت میر احمد علی صاحب
۱۲/۱۴ معہ سابقہ
محمد لطیف صاحب صدیقی دہلی شٹیشن ۲۵/
بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر دارالعلوم ۴۲/
چوہدری فضل الدین صاحب شاہیوی ۱۳/
قمر آرا بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد الدین
صاحب دارالفضل قادیان ۱۱/۴
اہلیہ صاحبہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر ۵/۱۰
" مرزا محمد صادق صاحب لاہور ۱۴/
ملک محمد شریف صاحب گروپ انچارج
لاہور ۲۰/
جمعدار ملک محمد عبداللہ خانصاحب دوالمیال ۹/
محمد اجمل صاحب مسجد فضل ۵/
محمد اکمل صاحب " " ۵/۲
امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ بابو فتح محمد صاحب شرما ۱۵/
میاں اللہ داد صاحب دیونہ ماجرہ ۷/۸
چوہدری چراغ الدین صاحب
نمبردار ۲۷۶ گوکھووال ۵/۱۲
محمد اسمٰعیل صاحب عرف بادشاہ " ۵/۱۰
غازی محمد اسمٰعیل صاحب جموں کشمیر ۵/۱۴
علاؤالدین خانصاحب دریاخاں ۶/
استانی سردار بیگم صاحبہ گرلز سکول ۲۲/۱۱
" صفیہ بیگم " ۳۰/۱۰
چوہدری محمد بوٹا صاحب ملوندی جھنگلاں ۵/۴
" حیات محمد صاحب " ۵/
" بڈھے خانصاحب لوکے تسلے سیالکوٹ ۵/۴
شیخ غلام محمد صاحب مریدکے ۳۳/
پیر فیض عالم صاحب جھونرانوالی ۶/
میاں محمد یوسف صاحب لوپیروالہ ۱۰/
سید عبدالشکور صاحب معہ اہلیہ لکھنؤ ۲۹/۱۴
مولوی فضل الٰہی صاحب معہ اہلیہ
و والدین ناصر آباد سندھ ۴۰/
چوہدری نور احمد صاحب پریم کوٹ ۱۰/
" غلام قادر صاحب دنیا پور ملتان ۳۹/
" فضل خاں صاحب کھوکھر دیال گڑھ ۵/
" رحمت اللہ صاحب عبدالمجید صاحب لدھیانہ ۱۶/
" محمد الدین صاحب منجانب نبی کریم صلعم انبہ ۵/
مستری رحمت اللہ صاحب ۹۷ ہل والہ لائلپور ۵/۶
" خدا بخش صاحب قلی قادیان ۵/
چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۱۵۲ ناکڑہ ۵/۷
" حسین بخش صاحب سارچور ۶/۱
ماسٹر محمد یوسف صاحب سیدوالہ ۶/
چوہدری حاکم خانصاحب مشرعہ ۵/
عبدالرحمٰن خانصاحب " ۶/
عائشہ بنت چوہدری کچھو خانصاحب ۵/۱۰

ماسٹر قطب الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
گوجرانوالہ شلنگ ۱۵/
استانی زینب قدسیہ صاحبہ گوجرانوالہ ۱۲
چوہدری نبی بخش صاحب ٹھروہ سیالکوٹ
مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم پسر میاں
عزیز احمد صاحب قادیان ۱۵/
قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ممباسہ
افریقہ ۲۳۴ شلنگ
اہلیہ صاحبہ " ۱۰۷ شلنگ
بچگان " ۱۲/ "
ہمشیرہ مرحومہ ۲۵/ "
محمد اکبر صاحب چک ۱۰۱ سرگودھا ۶/
چوہدری احمد علی صاحب چک ۵۴۹ E.B. ۱۵/۸
میاں اللہ دتا صاحب ۵۴۳ E.B. ۶/۱۰
محمد اسحٰق صاحب متوفی حال لنڈی کوتل ۱۰/
شیخ فیروز الدین صاحب سکندرپور ۵/
ایم کوہا مو صاحب عدن ۵۰/
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ شیخ بشیر احمد
سکھری دارالرحمت ۸/
اہلیہ صاحبہ منشی نور محمد صاحب " ۵/۶
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالغنی
صاحب سلطان پور ۱۰/
سیین بخش صاحب خان پور پٹیالہ ۶/
مہر قطب الدین صاحب ہرسیاں ۵/۷
چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ رسول ۶/
میاں حسن محمد خانصاحب شملہ ۲۰/
" عبدالسلام صاحب اختر شملہ ۱۵/
بابو غلام رسول صاحب معہ اہلیہ
ہرنائی سرگودھا ۳۰/
چوہدری عبدالکریم صاحب ہتالی گجرات ۵/۸
شیخ دوست محمد صاحب کلکتہ ۱۰۰/
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر
جبل پور معہ اہلیہ صاحبہ ۶۵/۸
مرزا عبدالسمیع صاحب لاہور ۱۰/
نبی بخش صاحب باڈھ سندھ ۶/
عبدالحمید صاحب انسپکٹر بنگلہ اوڈر ۲۱/
ڈاکٹر محمد منیر صاحب شاہ آباد ۲۰/
مستری جان محمد صاحب دیا لگڑھ ۵/
ماسٹر غلام رسول صاحب
ہائی سکول قادیان ۶/
حضرت مولوی شیر علی صاحب ۱۳۰/
مستری شمس الدین صاحب گوبکی ۵/۵
چوہدری مظفر علی صاحب مزنگ لاہور ۱۳/
شیخ محمد رمضان صاحب پٹیالہ ۶/
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
چک ۱۲۵ 10R جہانیہ ملتان ۱۲۳/
راج بی بی صاحبہ اہلیہ صاحبہ " ۵/۶

والدین مرحومین " " ۱۱/
ملک محمد شفیع صاحب چونڈہ سیالکوٹ ۱۲/
اسٹنٹ نور محمد صاحب ہیڈ ماسٹر راجپور بھائیاں ۴۲/
حافظ ابن در صاحب اوڈہ خوشاب ۷/
چوہدری کریم بخش صاحب اٹھوال ۵/۴
" محمد صادق صاحب " ۵/۴
" سلطان بخش صاحب " ۵/
" مہر اللہ خانصاحب چک ۱۲۰ بہلول پور ۵/۴
" بہاول بخش صاحب موسیوالہ سیالکوٹ ۴۲/ معہ سابقہ
ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب فیض آباد ۱۶/
محمد علی صاحب ناصر آباد سندھ ۵/۴
طالب علی صاحب جہت پور سیکریاں ۵/
ڈاکٹر صوبیدار ظفر حسن صاحب
معہ اہلیہ و بچگان قادیان ۵۰/
قریشی عطاء اللہ صاحب مسجد اقصیٰ ۵/۸
سلطان صلاح الدین صاحب امرتسر ۷/۸
منشی محمد ابراہیم صاحب ننگل باغباناں ۵/۴
امۃ الرشید بیگم اہلیہ چوہدری
علی احمد صاحب انبالہ ۶۰/ معہ سابقہ
چوہدری بشیر احمد صاحب پوسٹماسٹر
دارالسلام افریقہ ۲۵/ شلنگ
شیخ نذیر احمد صاحب شفیع نیروبی افریقہ ۲۰/
رحیم بخش صاحب افریقی لاہور ۲۰/
سید محمد حسین شاہ صاحب
ہیڈ ماسٹر ہنگو سرحد ۶۷/
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ قادیان ۵/۱
چوہدری فضل احمد ٹیوٹر بورڈنگ ہائی سکول ۹/
" شکر الدین صاحب چانگریاں سیالکوٹ ۵/
" تاج الدین صاحب درجمہ سرگودھا ۵/
منشی فتح محمد صاحب جالندھر ۹/۶
ایس ایم ملک حمید اللہ صاحب ۵/۸ شہداد پور سندھ ۱۵/
میاں محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ ۲۷/
اہلیہ صاحبہ محمد حسن صاحب جلد ساز لدھیانہ ۶/
محمد اسمٰعیل صاحب میدنا پور بنگال ۵/۵
کولمبو H.S. Noor Din ۵/۸
مولوی محمد یٰسین صاحب ڈھاکہ بنگال ۵/۴
" سید محمد ابراہیم علی صاحب ڈھاکہ ۲۱/
ایم شمس الرحمٰن صاحب خرم پور بنگال
۴۱/۱۲ معہ سابقہ
محمد حسین صاحب کشمیری ناصر آباد سندھ ۵/
اقبال خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری
فتح محمد صاحب بٹالوی پشاور ۶/۸
ڈاکٹر محمد حسین صاحب معہ اہلیہ و مرحومہ
اہلیہ و برادر آگرہ ۴۶/۱۰
" عبدالرشید صاحب نوشہرہ پیرو ۹/

(باقی آئندہ)

خاکسار
برکت علی انچارج فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امرتسر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

مورخہ ۵ اگست سے امرتسر کے خریداران "الفضل" کو پرچہ ایجنسی کے ذریعہ تقسیم ہوگا۔ ایجنٹ میاں محمد صادق صاحب بیرون ہال گیٹ لاہور ہیں۔ احباب مطلع رہیں ؛
"منیجر"

شباکن ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روزگار کے متلاشیوں کے لئے اچھا موقع

ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کیلئے

تنخواہ بیس روپے۔ قحط الاؤنس دو روپے۔ الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ گویا کل مبلغ ستائیس روپے۔ مستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵-۱-۲۰۔ میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔این سنڈیکیٹ قادیان

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔ سی بجلی کے علاقہ کیلئے نعمت عظمیٰ
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے ؛

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی بذریعہ خط ملا ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکل آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت نباتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوافروشوں سے خریدیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ :۔ فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۱۴ اگست۔ سوویٹ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ڈان کے محاذ پر لڑائی کی حالت بہت حد تک سُدھر گئی ہے۔ خاص کر دو علاقوں میں تو جرمن پیشقدمی روک دی گئی ہے۔ یعنی سالسک اور چمنسکا نیا میں۔ کل دن بھر چاروں محاذوں پر لڑائی ہوتی رہی۔ جرمن فوجیں ڈان کے جنوبی کنارہ پر پہنچ گئی ہیں۔ اب اسے پار کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ پُل بنانا چاہتے ہیں۔ مگر روسی توپیں اور ہوائی جہاز نہیں بننے دیتے۔ یہاں سینکڑوں جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ اور ان کے خون سے دریا کا پانی سُرخ ہو رہا ہے۔ بعض جرمن سپاہیوں نے دریا کو تیر کر عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ جونہی کنارے کے پاس پہنچتے ان کا صفایا کر دیا جاتا۔ دس روز ہوئے جرمنوں نے ڈان کے جنوبی کنارے پر پاؤں جمالینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اب تک وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ ڈان کے سارے مورچہ پر گذشتہ سات روز میں ساٹھ ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔ مجروحین اور قیدیوں کو بھی شامل کیا جائے تو صرف اسی محاذ پر جرمنوں کا ایک لاکھ اسی ہزار سپاہیوں کا نقصان ہو چکا ہے روس کے تمام محاذوں پر پندرہ ہزار سے زیادہ سپاہی روزانہ مر رہے ہیں۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بحیرہ بالٹک میں چھ ہزار ٹن کا ایک فوج بردار روسی جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی روس پر جلد حملہ کرنے والے ہیں۔ بہت بڑی جاپانی فوجیں روسی سرحد کی طرف جا رہی ہیں۔ اندازہ ہے کہ اسوقت اندرونی منگولیا میں دس لاکھ پوری طرح ٹرینڈ جاپانی فوج موجود ہے روس بھی ان حالات سے بےخبر نہیں۔ چنانچہ اسنے مشرقی علاقہ میں مزید چھ لاکھ فوج بھیجدی ہے۔ قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جونہی بحرالکاہل میں جاپانی قدم جمالینگے۔ فوراً روس پر حملہ کر دیں گے۔

قاہرہ ۱۴ اگست۔ مصر میں تاحال کوئی بڑی لڑائی شروع نہیں ہوئی۔ صرف گشتی دستے مصروف رہے اور اتحادی توپیں گولہ باری کرتی رہیں۔ اتحادی طیارے بھی دشمن کے ٹھکانوں، کیمپوں اور لاریوں پر حملے کرتے رہے تنطارہ کے پاس دشمن کے فوجی دستوں پر چھاپا مارا۔ پٹرول کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ وسطی محاذ پر موٹر لاریوں پر حملے کئے گئے۔ شمالی افریقہ کے پاس دشمن کی کشتیوں اور موٹر کشتیوں پر حملے کئے گئے۔ مرسا مطروح میں ٹینکوں کی مرمت کے کارخانے پر بم برسائے گئے۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ برطانی طیاروں نے ہالینڈ میں دشمن کے کیمپوں۔ توپوں۔ فوج لے جانے والی ریل گاڑیوں اور انجنوں پر حملے کر کے سخت نقصان پہنچایا۔

چنکنگ ۱۴ اگست۔ لڑائی کی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ اتنا معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجوں نے ونچاؤ سے شمال مغرب میں واقع ایک شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ہونان کے صوبہ میں امریکن فضائی بیڑے کے کارناموں کی بہت تعریف ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کے اعتراف کے لئے ۱۳ اگست کو ایک خاص دن منایا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۴ اگست۔ میکسیکو اور یونائیٹڈ سٹیٹس میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے مطابق میکسیکو اپنا تمام ربڑ یونائیٹڈ سٹیٹس کو دے گا۔

واشنگٹن ۱۴ اگست۔ فوجی کمشن نے آٹھ نازی جاسوسوں کے متعلق اپنا فیصلہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو بھیجدیا ہے۔ جو چند روز تک اس بارہ میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیں گے۔

واشنگٹن ۱۴ اگست۔ ہالینڈ کی ملکہ ولہلمنیا امریکن سینٹ اور ایوان نمائندگان کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرنے والی ہیں۔

دہلی ۱۴ اگست۔ اس امر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ہاتھ کانگرس کے کچھ خفیہ کاغذات آئے ہیں۔ جن میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو صاحب نے اجلاس میں کہا تھا کہ گاندھی جی کی رائے ہے کہ اس جنگ میں جرمنی اور جاپان کو کامیابی ہو گی۔ اور ان کی تجویز کی تہ میں یہ خیال کارفرما ہے۔ اس لئے یہ منظور نہ کی جانی چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ دو ہفتہ تک یہ کاغذات شائع کر دیئے جائینگے۔

پونا ۱۳ اگست۔ مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے اعلان کیا ہے کہ اگر کانگرس واضح الفاظ میں اعلان کر دے کہ وہ ہندوستان کی یک جہتی کو برقرار رکھیگی۔ تو ہندو مہاسبھا بھی کانگرس کے ستیہ آگرہ میں شامل ہو جائے گی۔

کراچی ۱۳ اگست۔ کل ضلع نواب شاہ کے جنگل میں حروں اور فوج کے دیکھ بھال کرنے والے دستہ میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ سات حُر مارے گئے۔ بہت سے زخمی ہوئے اور ان سے اسلحہ بھی چھین لیا گیا۔ دس حُر مکھی بیلہ کے جنگل میں پکڑے گئے ہیں جن کے قبضہ سے سیٹھ سیتل داس کی رائفلیں بھی مل گئی ہیں۔

کراچی ۱۳ اگست۔ دریائے سندھ کے سیلاب کا کم سے کم سو دیہات پر اثر ہوا ہے اور ایک لاکھ آدمی بےخانماں ہوئے ہیں۔ کئی دیہات میں تو اچانک کمر کمر تک پانی آ گیا۔ اور لوگوں نے درختوں پر پناہ لی۔ مالی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ خریف کی فصل بالکل تباہ ہو چکی ہے حتّٰی کہ کوئٹہ اور کراچی کے کٹ جانیکا بھی احتمال پیدا ہو گیا ہے۔ مزید آفت یہ ہے کہ ڈاکوؤں نے مصیبت زدہ لوگوں پر حملے شروع کر رکھے ہیں۔

لاہور ۱۳ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کاغذ کے سٹاکسٹوں کو متنبہ کیا ہے کہ کاغذ فروخت کرنے سے انکار کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائیگا اور ان پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

بمبئی ۱۳ اگست۔ کل شام یہاں کانگرس کا جلسہ ہوا جس کے بعد لوگ نعرے لگاتے ہوئے گھروں کو جا رہے تھے کہ ایک ہجوم نے فوجی لاری پر حملہ کر دیا اور اس کے ایک شیشہ کو نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد ہوائی حملوں سے بچاؤ کے ایک قلعہ پر بھی پتھر پھینکے گئے۔ اور پولیس کے ہاتھوں سے ایک ملزم کو چھڑا لیا گیا۔ پولیس نے چار اشخاص کو گرفتار کیا جن کا چالان کر دیا گیا۔

ماسکو ۱۴ اگست۔ ڈان کے نچلے حصہ کے جنوب میں روسی جم کر لڑ رہے ہیں۔ فلیڈسکایا کے علاقہ میں ایک اطالوی ڈویژن کا صفایا کر دیا گیا۔ اور بہت سا سامان چھین لیا۔ سب سے خطرناک لڑائی سالسک کے علاقہ میں ہو رہی ہے۔ جو کاکیشیا کے ایک سرے سے دوسرے تک جانیوالی ریلوے لائن کا اہم جنکشن ہے۔ روسی یہاں کچھ اور پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ نیوگنی میں بونا میں جو ڈیڑھ دو ہزار جاپانی فوج اتری تھی۔ اُسے کچھ کمک اور کچھ رسد مل گئی ہے۔ اتحادی طیاروں نے کوکوڈا میں جاپانی چوکیوں کو بموں سے اڑا دیا۔

چنکنگ ۱۴ اگست۔ چینی فوجوں نے لنچوان کو گھیر لیا ہے اور اب وہ اس کے جنوبی دروازہ سے ۲ میل دور ہیں۔

دہلی ۱۴ اگست۔ سر سپرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس وقت ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کی ایک کانفرنس ہونی چاہیئے۔ اور اس وجہ سے کہ پہلے ایسی کانفرنسیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اس تجویز کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔

دہلی ۱۳ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۶ اگست بروز اتوار منعقد ہو گا۔

چنکنگ ۱۳ اگست۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اتحادی ممالک سے ہندوستان کے رستے چین کو سامان جنگ روانہ کیا جا رہا ہے۔ ٹوکیو ریڈیو نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ ایران میں نئی وزارت قائم ہو چکی ہے۔ اور اب وہاں ہر قسم کی سیاسی الجھن ختم ہے۔ ایران کے ایک اخبار نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایران اور اتحادیوں کے تعلقات میں خرابی کے بارہ میں دشمنوں کا پروپیگنڈا سراسر بےبنیاد ہے۔

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جس کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک ۱۱ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

بیوٹرن

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت

بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایک روپیہ

سول ایجنٹ برائے قادیان :- سلطان برادرز

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- غلام نبی۔